إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء
روزنامہ الفضل
ایڈیٹر غلام نبی
قادیان دار الامان
Digitized by Khilafat Library Rabwah
THE DAILY
ALFAZL QADIAN.
جلد ۲۷ | مورخہ ۲۰ صفر ۱۳۵۸ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۱ اپریل ۱۹۳۹ء | نمبر ۸۲

مجلس مشاورت ۱۹۳۹ء کے دوسرے اور تیسرے دن کی مختصر رُوداد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اہم امور کے متعلق فیصلے

دُوسرا دِن

قادیان ۸- اپریل آج مجلس مشاورت کا پہلا اجلاس ساڑھے گیارہ بجے دوپہر کو تلاوت قرآن کریم کے بعد شروع ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سمیت پہلے دُعا کی۔ اور پھر فرمایا۔ یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ وظائف کے قرضہ کی وصولی سے جو آمد ہو۔ اس سے آئندہ وظائف قرضہ دیئے جائیں۔ مگر اس کی تعمیل نہ کی گئی تھی۔ اس پر کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ کہ وُہ تحقیقات کرے۔ اور جس افسر نے یہ کوتاہی کی ہے۔ اس کے لئے سزا تجویز کرے۔ کمیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ وُہ افسر مجلس شورٰے میں اپنی کوتاہی کا اعلان کرے۔ چونکہ اس وقت ناظر بیت المال مولوی عبد المغنی صاحب تھے۔ وُہ کمیشن کے فیصلہ کا اعلان کریں گے۔

اس پر جناب مولوی صاحب موصوف نے اپنی کوتاہی کا اعتراف کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور رقت آمیز لہجہ میں معافی اور دُعا کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا۔ دراصل مولوی صاحب اس لئے قربانی کا بکرا بن گئے ہیں۔ کہ ان کی ایک کوتاہی پکڑی گئی تھی۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ سب نظارتوں سے مشاورت کے فیصلوں کی تعمیل میں کوتاہی ہوتی رہی ہے۔ جماعتوں کے نمائندوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ مشاورت کے فیصلوں کی تعمیل جیسی ہونی چاہیئے نہیں ہوتی۔ پھر فرمایا۔ میں نظارتوں کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وُہ ان فیصلوں کی جو مجلس شورٰے میں کئے جائیں۔ احتیاط کے ساتھ تعمیل کیا کریں۔ میں دیکھتا ہوں کہ بہت کچھ اصلاح ہو رہی ہے۔ اسی طرح میں نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ سے بھی کہتا ہوں۔ کہ جو بات طے ہوا کرے اس پر وُہ بھی اچھی طرح اور فوری طور پر عمل کیا کریں۔

اس کے بعد حضور نے البانیا پر اٹلی کے حملہ کا ذکر دردمندانہ انداز میں کرتے ہوئے فرمایا۔ البانیہ ایک چھوٹی سی اسلامی ریاست ہے۔ جو پہلے ترکوں کے ماتحت تھی۔ لیکن جنگ عظیم کے زمانہ میں عیسائی حکومتوں کی شہہ پر وُہ آزاد ہو گئی اور ان حکومتوں کی عادت ہے۔ کہ پہلے ایک علاقہ کو ایک حکومت سے آزاد کراتی ہیں۔ اور پھر خود ہڑپ کر جاتی ہیں۔ ایسا ہی البانیہ سے ہونے والا ہے۔ چونکہ یہ اسلامی حکومت ہے۔ اس لئے کوئی عیسائی حکومت اس صریح ظلم میں کوئی مؤثر مداخلت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن اس قسم کے صریح مظالم خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکا دیتے ہیں۔ اور وُہ ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے۔ کہ مظلوم کی حمایت نہ کرنے والے کسی اور رنگ میں مبتلائے آلام ہو جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ البانیہ پر حملہ کسی رنگ میں کسی عیسائی حکومت کو بھی اپنی لپیٹ میں لے آئے۔ اور پھر بڑی بڑی حکومتوں کو جنگ میں شامل ہونا پڑے۔

یہ حالات بتاتے ہیں۔ کہ ہم کیسے نازک زمانہ میں سے گزر رہے ہیں۔ اور ہمیں کس قدر بیداری اور سرگرمی کی ضرورت ہے ہماری تو ایسی حالت ہونی چاہیئے۔ کہ ایک دفعہ جو وعدہ کر لیں۔ اس کے متعلق پھر کسی یاد دہانی کی ضرورت نہ رہے بلکہ خود بخود اسے پورا کریں۔ اور اپنے طور پر کام کرتے رہیں۔ جو جماعتیں اس کے لئے تیار ہوں۔ وُہ اپنے نام دفتر میں لکھا دیں۔ ان کو یاد دہانی نہیں کرائی جائے گی۔ بلکہ ان پر چھوڑ دیا جائے گا۔ کہ اپنے طور پر اپنا فرض ادا کریں۔ فی الحال ان جماعتوں سے جو اس بات کے لئے تیار ہوں۔ یہ تجربہ شروع کر دیا جائے۔ اور ساری جماعت کو ایسا ہی بنایا جائے۔ اگر جماعت میں یہ بات پیدا ہو جائے۔ کہ جس بات کا فیصلہ کیا جائے۔ اس پر سب کے سب احمدی خود بخود عمل شروع کر دیں تو عظیم الشان نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور جماعت کا وقار بے حد بڑھ سکتا ہے۔

اس کے بعد بجٹ میں دوران سال میں جو اضافہ حضور نے منظور فرمایا۔ اور جو ۲۳۸۵ روپیہ ہے پرائیویٹ سکرٹری صاحب نے اس کا اعلان کیا۔

اس کے بعد نظارت علیا کی سب کمیٹی کی یہ تجویز پیش ہوئی۔ کہ تحریک جدید کے اصول کا چونکہ ابھی پورا تجربہ نہیں ہوا۔ اس لئے اسے اختیار نہ کیا جائے۔ بلکہ صدر انجمن احمدیہ کے کارکنوں کی بھرتی کے لئے پہلا طریق ہی جاری رہنا چاہیئے۔ اس کی تائید میں ۲۴۰ اور خلاف ۲۸ رائیں شمار کی گئیں اور حضور نے کثرت رائے کے حق میں فیصلہ فرمایا۔

اس کے بعد خلافت جوبلی کے متعلق سب کمیٹی کی تفصیلی تجاویز پیش کی گئیں۔ جو دراصل جوبلی کا پروگرام تھا۔ ان تجاویز میں سے بعض جو مرکزی اداروں کے لئے سفارشات تھیں۔ ان کے متعلق متفقہ طور پر یہ رائے پیش کی گئی۔ کہ متعلقہ صیغے ان کی تعمیل کریں۔ حضور نے اس کی منظوری عطا فرماتے ہوئے کہا۔ سیکرٹری مجلس مشاورت کی طرف سے متعلقہ صیغوں کو سفارشات بھیجدی جائیں۔ تاکہ وُہ ان پر عمل کریں اور باقی تجاویز پر ایک ایک کرکے اظہار رائے کا موقعہ دیا۔ اور رائیں طلب کرنے کے بعد اپنی منظوری عطا کی۔ ان میں سے اہم تجاویز یہ ہیں (۱) جلسہ سالانہ ۱۹۳۹ء کو خلافت جوبلی کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔ (۲) جماعت احمدیہ کا جھنڈا اصحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چندہ سے تیار کرایا جائے۔ صحابیات اس کے لئے سوت کاتیں۔ اور خلافت جوبلی کے موقعہ پر اسے لہرایا جائے۔ (۳) اس موقعہ پر مشاعرہ نہ ہو بلکہ یہ تحریک کی جائے کہ جو شعر کہنا جانتے ہیں۔ وہ مذہبی اور جماعتی امور کے متعلق نظمیں کہیں جنہیں پہلے دیکھ لیا جائے۔ اور پھر جلسہ میں پڑھائی جائیں (۴) چراغاں کی بجائے صرف منارۃ المسیح پر پوری طرح روشنی کی جائے۔ (۵) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ہندوستان کی جماعتوں کی طرف سے ایڈریس پیش کیا جائے۔ اور اگر بیرون ہند کی جماعتیں پیش کرنا چاہیں۔ تو وہ بھی کریں ؂

دعوۃ و تبلیغ کی سب کمیٹی نے تجویز کیا تھا کہ یوم التبلیغ سال میں دو دن کی بجائے چار دن ہوں۔ کثرت آرار اس طرف تھیں کہ دو دن کے کام کو ہی زیادہ مکمل بنایا جائے حضور نے اسے منظور کرتے ہوئے فرمایا ان ایام میں ایسا انتظام کیا جائے۔ کہ ہر احمدی تبلیغ کرے۔ تاکہ تبلیغ بھی عام ہو۔ اور ہر احمدی مبلغ بھی بنے۔ یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ ایک تبلیغ کرے۔ اور باقی یونہی ساتھ پھرتے رہیں۔ البتہ ایک دن اور بڑھایا جائے۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق دیگر مذاہب کے لوگوں کو مدعو کرکے کسی ایک موضوع پر اپنے اپنے مذہبی نقطۂ نگاہ سے تقریریں کرائی جائیں۔ اور اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔

سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلسوں کے متعلق فرمایا۔ علیحدہ جلسے کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسی جلسہ میں سیرت مسیح موعود علیہ السلام پر لیکچر رکھے جائیں۔ دیگر مذاہب کے لوگوں سے بھی کہا جائے۔ کہ وُہ بھی اپنے اپنے پیشواؤں کی سیرت بیان کریں۔ ہاں سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الفضل کا ایک سالانہ نمبر شائع ہُوا کرے۔ جو چھپن صفحہ کا ہو۔ تاکہ اس طرح بھی لوگ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے واقف ہوتے رہیں ؂

سب کمیٹی نظارت تعلیم و تربیت کی یہ تجویز جس کی تائید کثرت آرا نے کی۔ حضور نے منظور فرمائی۔ کہ اس سال وظائف قرض حسنہ اس آمد سے دیئے جائیں۔ جو سابقہ قرضوں کی وصولی سے ہوئی ہے۔

مدرسہ احمدیہ کے متعلق کمیشن کی رپورٹ اور سب کمیٹی کی تجویز جس کی کثرت آرا نے تائید کی۔ حضور نے یہ منظور فرمائی کہ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار فی الحال انگریزی مڈل تک کی تعلیم رکھا جائے۔

اس پر ساڑھے نو بجے رات کو اجلاس ختم ہُوا۔ نماز مغرب اور عشاء پڑھنے کے بعد تمام نمائندگان اور مہمان اس دعوت طعام میں شریک ہوئے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے دی۔ کھانا کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خود بھی شرکت فرمائی ؂

تیسرا دن

۱۰ اپریل آج مجلس مشاورت کا اجلاس تلاوت قرآن کریم اور دعا کے بعد نو بجے صبح شروع ہُوا۔ جسمیں سب کمیٹی مقبرہ بہشتی کی یہ تجویز کہ وصیت کرنے والوں کی جائداد کا کوئی معیار ہونا چاہیئے پیش ہوئی جسے حضور نے مسترد فرما دیا۔

سب کمیٹی بیت المال کی رپورٹ بجٹ ۴۰-۱۹۳۹ء کے متعلق پیش ہوئی تو کثرت آرار پیشکردہ آمد و خرچ کے بجٹ کو منظور کرنے کے حق میں شمار کی گئیں۔ لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا کہ صدر انجمن احمدیہ کل اخراجات سالانہ ۳۰۷۲۲۶ میں سے پندرہ ہزار روپیہ کم کرکے ۲۹۲۲۲۶ کا بجٹ پیش کرے۔ تب اس کی منظوری دی جائیگی۔ اسکے بعد حضور نے ایک مختصر اختتامی تقریر فرمائی۔ پھر دعا کی گئی اور تین بجے اجلاس برخاست ہُوا ؂

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گلے میں درد اور کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ؂

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار نزلہ کھانسی اور ضعف کے باعث بدستور علیل ہے۔ البتہ سر درد پہلے کی نسبت کم ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں ؂

مجلس مشاورت کے لئے تشریف لانے والے اصحاب میں سے آج بہت سے واپس چلے گئے ہیں ؂

آج بعد نماز عشاء مدرسہ احمدیہ کے صحن میں خدام المسیح کا سالانہ اجلاس مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کی صدارت میں منعقد ہُوا۔ جس میں مولوی محمد سلیم صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب نے تقریریں کیں۔ آخر میں جناب نیر صاحب نے بذریعہ میجک لنٹرن تقریر کی ؂

عزیز مبارک احمد ابن جناب مرزا عزیز احمد صاحب کا بخار ٹوٹ چکا ہے۔ مگر کمزوری بہت ہے دعائے صحت کی جائے ؂

میاں وزیر محمد صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ رتیاس ضلع جہلم میں ۷ اپریل کو بعمر ۹۵ سال وفات پا گئے۔ لاش بذریعہ ٹرین قادیان لائی گئی۔ آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

وعدے پورے کرنے کے متعلق حضرت امیر المومنین کا ارشاد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۷ اپریل کو جو خطبہ بیرونی جماعتوں کے نمائندوں کی موجودگی میں پڑھا۔ وہ تحریک جدید سال پنجم اور گزشتہ سالوں کے وعدوں کی رقوم جلد سے جلد ادا کرنے کے بارے میں ہے۔ دوران مجلس مشاورت میں بھی حضور مختلف مواقع پر وعدوں کے جلد پورا کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں۔ یہ خطبہ اور مجلس مشاورت کے ارشادات انشاء اللہ جلد احباب تک پہونچیں گے۔ بیرون ہند اور ہندوستان کی جماعتیں خطبہ ملتے ہی ایسی عملاً لبیک کہنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

بائبل میں سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بشارات

۲

سرورِ دو عالم کا حلیہ مبارک

حضرت سلیمان علیہ السلام غزل الغزلات میں اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میرا محبوب سُرخ و سفید ہے۔ غزل ۵ ؛۔

یاد رہے۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ نعتیہ کلام ہے۔ جو کہ استعارات و تشبیہات سے پُر اور ذو معنی ہے۔ یہاں تک کہ اس پُر از حقائق و دقائق کلام کے معارف و مطالب نہ سمجھنے کے باعث اس کو مبہم اور معمہ قرار دے دیا گیا۔ چنانچہ کیتھولک بائبل میں سات زائد شدہ کتب میں سے ایک یشوع بن یراخ کی کتاب ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

"خدا نے سلیمان کو مبہم تمثیلوں سے بھر دیا . . . . . . زمانہ سلیمان کی غزلوں اور تمثیلوں اور معمّاؤں سے متعجب ہوا"۔ ۴۷ / ۱۷

فی الحقیقت حضرت سلیمان کا کلام نہایت گہرا ہے۔ بنظر تعمق دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سلیمان کا یہ نظمیہ کلام اعلیٰ رازوں سے پُر ہے۔ معرفت کی باتوں سے معمور اور ذو معنی ہے۔ جہاں اس کلام کے ظاہری معنے بجا و درست ہیں۔ وہاں اس کے باطنی معنے بھی ٹھیک بیٹھتے ہیں یہ کلام اپنے اندر دو چند صداقت لئے ہوئے ہے۔ چنانچہ کیتھولک انجیل صفحہ ۵۵۳ کے حاشیہ میں لکھا ہے۔ "بہت دفعہ ایک ہی نبوت کی دو تین تشریحیں ہوتی ہیں"۔

اب دیکھئے۔ "میرا محبوب سُرخ و سفید ہے"۔ کی ظاہریت کی طرف جائیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ سرخی مائل سفید تھا۔ چنانچہ یہ حلیہ ۵/۱۴ - ۶/۱۴ میں بھی بیان ہوا۔ اگر اس کے باطنی معنے کئے جائیں۔ تو وہ یہی ہوں گے۔ کہ سلیمان کے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم افراط و تفریط کے نقائص سے پاک ہے۔ اس کی تعلیم میں سرخ یعنی جلالی پہلو بھی ہوگا۔ اور سفید یعنی جمالی پہلو بھی۔ چنانچہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی عالمگیر تعلیم پیش کی۔ جو شان جامعیت رکھتی ہے۔ اور افراط و تفریط سے مبرا ہے۔ اور جلالی اور جمالی دونوں پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ کو چاند اور سُورج سے بھی تشبیہ دی گئی"۔ غزل ۶/۹

اس پیشگوئی کو حضرت مسیح علیہ السلام کے بیٹے بتانے والے غور کریں۔ کہ کیا آپ کی تعلیم عالمگیر ہوسکتی ہے۔ کیا آپ کی تعلیم میں جلال کی رمق بھی ہے؟

دس ہزار قدوسیوں کی محبت

بشارت سوم :۔ دس ہزار قدوسیوں کے درمیان وہ جھنڈے کی طرح ہے"!

الف۔ یعنی ان میں ممتاز اور ان کا سردار ہے۔ کیونکہ جھنڈا فوج میں نمایاں امتیاز رکھتا ہے۔ جیسا کہ اسی غزل میں "جھنڈے" کے معنی "ممتاز" کئے گئے ہیں۔ "اس کا جھنڈا جو مجھ پر تھا۔ عشق ہے"۔ غزل ۲/۴ :۔ یعنی اس کا عشق میرے لئے مابہ الامتیاز ہے۔ اس کے عشق سے میں ممیّز ہوں۔ اس کا عشق مجھے جھنڈے کی مانند ممتاز کئے ہوئے ہے۔ چنانچہ اردو بائبل ۱۹۳۵ء میں "جھنڈے کی طرح" کے عبرانی محاورہ کا ترجمہ "دس ہزار میں ممتاز ہے کیا گیا"! انگلش بائبل ۱۸۰۲ء میں بھی یہی لکھا ہے۔

The cheapest among ten thousand

(ب) "جھنڈے کی طرح" کے معنی جہاں ممتاز ہے۔ وہاں اس سے مراد فاتح بھی ہے۔ چنانچہ غزل ۶/۴ میں محبوبِ سلیمان کو کہا گیا۔ تو باعثِ حیرت ہے۔ جیسے لشکر جو علمبردار ہو۔

یہ کہا گیا۔ تو جھنڈہ بردار فوج کی مانند ہیبت ناک ہے"۔ غزل ۶/۱۰۔ یعنی فاتح فوج کی مانند ہیبت ناک"۔ کیونکہ جھنڈے کی استادگی فتح کی نشانی ہے۔ اب "دس ہزار کے درمیان وہ جھنڈے کی طرح ہے" کا مطلب بالکل عیاں ہے اور سریع الفہم ہو جاتا ہے۔ کہ محبوبِ سلیمان دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فتح و ظفر حاصل کرے گا۔ چنانچہ سلیمان کو اس کا محبوب دس ہزار کے درمیان ممتاز اور فاتح کی حیثیت سے دکھلایا گیا۔ تو وہ بے ساختہ پکار اٹھا کہ "میرا محبوب دس ہزار کے درمیان جھنڈے کی طرح ہے"!

حضرت سلیمان کی مذکورہ پیشگوئی فتح مکّہ کے دن اپنے پورے جاہ و جلال سے پوری ہوئی۔ چنانچہ یہ ایک امر واقعہ ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ۱۰ رمضان ۸ھ کو دس ہزار قدوسیوں کے ہمرکاب کفّار سے دفاعی جنگ کے لئے روانہ ہوئے۔ (جیسا کہ بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الفتح میں لکھا ہے۔ "خرج فی رمضان من المدینۃ ومعہ عشرۃ الاف" کہ فتح مکّہ کے وقت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ٹھیک دس ہزار قدوسی صحابہ تھے۔ اور آپ ان میں ممتاز سردار اور فاتح کی حیثیت سے کھڑے تھے۔ اور غیر معمولی کامیابی اور کامرانی حاصل کرنے کے بعد دس ہزار جانباز اور جاں نثار قدوسیوں کے جھرمٹ میں انا فتحنا لک فتحًا مبینا کے نعرے لگاتے ہوئے اور فتح و نصرت کے پرچم اڑاتے ہوئے مکّہ مکرمہ میں داخل ہوئے :۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے مخصوص نشان

دس ہزار قدوسیوں کا نشان اس قدر زبردست ہے۔ کہ انبیاء عظام نے نہایت اہتمام سے اس نشان کو دُنیا کے سامنے پیش کیا اور نبی موعود کا خاص نشان یہی بتلایا۔ چنانچہ دُنیا کی تاریخ میں دس ہزار قدوسیوں کا آقا صرف اور صرف ایک ہی ہے۔ اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ زمرۂ انبیاء میں اس عظیم الشان نشان اور مہتم بالشان بشارت سے ممتاز ہیں۔ آپ ہی کی بے مثال قوتِ قدسی نے شدید مخالفت اور بے پناہ طغیان عداوت کے باوجود قلیل عرصہ میں دس ہزار جان نثار قدوسی صحابہ جمع کر لئے۔ جن کو مشکلات و مصائب میں کُچلا گیا۔ لیکن وُہ مجسمہ عزم و وفا ثابت ہوئے۔ جن پر قریشِ عرب نے تکالیف کے پہاڑ گرائے۔ لیکن وُہ کوہ وقار تھے۔ انہوں نے ہر محبوب چیز کی جدائی برداشت کی لیکن اسلام کو اپنے سینہ سے چمٹائے رکھا۔ جنکو آتشِ جنگ کے فلک بوس شعلوں میں پھینکا گیا۔ لیکن انہوں نے اسے گلزار سمجھا۔ اور خالص کندن بن کر نکلے۔ اور یوحنا نبی کا وہ نوشتہ پورا ہوا۔ کہ میں تو تمہیں پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں۔ پر میرے بعد جو آتا ہے۔ وہ تمہیں آگ سے بپتسمہ دے گا متی ۳/۱۲۔ چنانچہ یہ آگ کا بپتسمہ "آتشی شریعت" کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا۔ جو لوگ حق کی خاطر آتشِ جنگ میں کودے۔ وہی مسلم کہلائے۔ جو جنگ کی دھکتی بھٹی کی نذر ہوئے وہی کندن بنکے نکلے۔ چنانچہ جن لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آگ کا بپتسمہ حاصل کرکے عزم و استقلال اور جرأت ایمانی سے آتشی شریعت کی تابناک تجلی کو برداشت کیا :۔

وُہ انبیائے کرام کی پیشگوئیوں کے مصداق دس ہزار وفادار قدوسی صحابہ ہی تھے۔ جنکو رضائے الٰہی کا سرٹیفکیٹ ملا۔ اور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں جمع کئے۔ پس اس نشان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی منفردانہ حیثیت ہے۔ اور آپ کو یہ نشان تمام انبیاء سے ممتاز کئے ہوئے ہے۔ لیکن جیسا کہ میں ذکر کر چکا ہوں دس ہزار قدوسیوں کا نشان صرف حضرت سلیمانؑ نے ہی بیان نہیں کیا۔ بلکہ انبیاء عظام نے اس نشان کو بتکرار پیش کیا۔ اور اور خاص نشان بتلایا۔ چنانچہ (۱) ویدوں کے رشیوں نے بھی پیشگوئی کی۔ کہ نبی موعود کے ساتھ دس ہزار گائیاں ہونگی۔ (رگوید منڈل ۵ سوکت ۲۷ منتر ۱)

حضرت حنوک کا دس ہزار قدوسیوں والا خداوند

ب۔ حضرت آدم کی ساتویں پشت میں حضرت حنوک یا ادریس علیہ السلام ایک عظیم الشان نبی ہوئے ہیں۔ انہوں نے بھی یہی بشارت دی۔ چنانچہ یہوداہ کے خط میں لکھا ہے :۔

"حنوک نے بھی جو آدم سے ساتویں پشت میں تھا۔ یہ پیشگوئی کی۔ کہ دیکھو خداوند اپنے دس ہزار مقدسوں کے ساتھ آتا ہے

تا کہ سب آدمیوں کا انصاف کرے اور سب بیدینوں کو ان کی بے دینی کے ان سارے کاموں کے سبب جو انہوں نے بے دینی سے کئے ہیں۔ اور ان ساری مخالفت کی باتوں کے سبب جو بے دین گنہگاروں نے انکی مخالفت میں کی ہیں قصور وار ٹھہرائے۔

(یہودا کا عام خط ۱/۱۴-۱۵)

اب دیکھئے یہ پیشگوئی کس صراحت سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود با جود میں پوری ہوئی۔ آپ سہزار قدوسیوں کے ہمرکاب مکہ کو فتح کرتے ہیں۔ بعدہ سب بیدینوں کو ان کی شرارتوں اور بے جا مخالفت کے سبب ملزم ٹھہراتے ہیں۔ چنانچہ فتح مکہ کے بعد آپ اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ بتاؤ اب تمہاری شرارتوں کی تمہیں کیا سزا دوں اور تمہارے مظالم کا کیونکر انتقام لوں۔ وہ بولے جو یوسف نے اپنے مجرم بھائیوں سے کیا۔ چنانچہ آپ نے شانِ جمالی کا اظہار کرتے ہوئے بغیر کسی سزا کے محصورین کو آزاد کر دیا اور کہا کہ میں تمہاری زیادتیوں پر تمہیں ملامت بھی نہیں کرتا۔

اس پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح علیہ السلام نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اول مذکورہ نشانات آپ کی زندگی میں پورے نہ ہوئے۔ دوئم یہودا ۶۶ عیسوی (دیکھو ریفرنس انگلش بائیبل ۱۸۱۰ء) میں یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کے ۳۳ سال بعد اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی تمنا ظاہر کرتے ہیں۔ گویا جس طرح سینٹ پطرس کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام کے بعد موسےٰ علیہ السلام بنی اسمٰعیل سے ظاہر ہوگا۔ (اعمال ۳/۲۲-۲۶)

اسی طرح یہودا اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام کے بعد دس ہزار قدوسیوں کا سردار ظاہر ہوگا۔ جو کہ مخالفین کی شرارتوں اور صبر آزما تکلیفوں اور اذیتوں کے باعث ان سے دفاعی جنگ کریگا۔ اور فتح حاصل کرنے کے بعد انکو ملزم ٹھہرائے گا۔ ۴۴

جھوٹے نبیوں اور مسیحوں کا قدم پہلے لنڈن میں رکھا گیا

اور

سچے مسیح کی آواز اس کے بعد لنڈن میں پہونچے گی

(۲)

۱۸۹۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں ایک رویا تحریر فرمایا۔ جس میں آپ نے دیکھا کہ آپ لنڈن میں ایک منبر پر کھڑے ہیں۔ اور ایک تقریر کے بعد آپ نے سفید پرندے پکڑے ہیں۔ یہ رویا اللہ تعالےٰ نے حضرت اقدس کو اس لئے نہیں دکھایا تھا کہ آپ کے نام کو لنڈن میں چھپایا جائے۔ اور آپ کے دعوےٰ کی اشاعت سے پرہیز کیا جائے۔ بلکہ اس رویا کے دکھانے سے مخالفین سلسلہ کو یہ دکھانا مقصود تھا۔ کہ آج اگرچہ آپکی تحقیر کی جاتی ہے۔ ہنسی اور استہزا کیا جاتا ہے۔ اور آپ کے سلسلہ کو ایک نہایت ہی نرم و نازک کونپل خیال کرکے اس کی تباہی کے لئے چاروں طرف سے دشمن حملہ آور ہیں۔ لیکن وہ سب منصوبوں میں ناکام ہوں گے۔ اور اللہ تعالےٰ آپ کے لگائے ہوئے پودہ کی خود آبیاری کرے گا۔ اور اسے ایک تناور درخت اور اس قدر پھیلاؤ والا درخت بنائے گا۔ کہ اس کی شاخیں دنیا کے مادیت کے مرکز میں بھی پہونچیں گی اور پگٹ وغیرہ جھوٹے مسیحوں کے بعد خدا کے سچے مسیح کی آواز لنڈن میں گونجے گی لیکن یہ کام اسی شخص کے ذریعہ انجام پاسکتا تھا۔ جو اپنے آقا میں فنا ہوکر اس کے حسن و احسان کا نظیر ہوتا۔ بجز دل اور حاسدوں کو یہ کبھی توفیق نصیب نہیں ہوسکتی تھی۔ کہ وہ سچے مسیح کی آواز کو مغرب کی فلک بوس عمارتوں اور ہالوں میں پہونچاتے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے قول اور عمل سے ثابت کر دیا۔ کہ یورپ میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوےٰ کو پیش کرنا دور از دانشمندی ہے۔ اور ایسی فرقہ وارانہ تحریکات سے یورپ کو بکلی صاف رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مسیح جسے اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کا نور قرار دیا۔ اسے ظلمت قرار دینے والوں کی تردید کی بھی ان سے طاقت مسلوب ہوگئی

فلاحول ولاقوۃ الا باللہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر یورپ

۱۹۲۴ء کا ذکر ہے کہ ایک روز حضرت مولوی شیر علی صاحب مکرمی مولانا درد صاحب اور خاکسار نماشتہ کے بعد لنڈن میں تبلیغ اسلام کے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔ درد صاحب نے فرمایا کہ دوکنگ کے ذریعہ جو بعض مسلمان ہوئے تھے وہ اسلام کی تعلیمات اور احکام میں ترمیم کی سکیمیں سوچ رہے تھے۔ بعض کا خیال تھا کہ تھوڑی سی شراب پی لی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اسلام کے بعض اور دیگر احکام کو بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ اور عرب کے موسم کے مناسب حال قرار دے کر پس پشت ڈال رہے تھے۔ لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ سے یہاں تبلیغ اسلام کے متعلق ایک نیا دور شروع ہوا۔ اور یہ بالکل درست ہے کیونکہ اسلام کے تمدنی احکام کو بھی حضور نے ہی اپنی کتاب احمدیت میں صحیح رنگ میں پیش فرمایا۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کو اپنے لیکچروں میں اسلام کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت پیش کیا۔ اور آپ کے آنے سے اخبارات میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تذکرہ ہوا۔ نیز مولوی نعمت اللہ صاحب شہید کی شہادت اور مسجد فضل لنڈن کے سنگ بنیاد رکھنے۔ اور پھر مسجد کے افتتاح پر یہاں کے مشہور اخبارات میں بکثرات مرات سلسلہ اور بانی سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر آیا۔

پس حقیقت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہی وہ مبارک وجود تھے جن کے ذریعہ سچے مسیح کی آواز لنڈن میں گونجی۔ اور ضروری تھا کہ ایسا ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”سو چونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا۔ جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا۔ کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخمریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا وے۔“

(تذکرہ صفحہ ۶۴)

مدارس میں لیکچرز

ایام زیر رپورٹ میں تبلیغ اسلام کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ایک ایسا نادر موقعہ عطا فرمایا۔ جو میرے وہم و خیال میں بھی نہ تھا۔ لنڈن میں ایک مونٹ ہے۔ جسکے ماتحت بیسیوں بالغ مرد و عورتوں کے مدارس ہیں۔ ان کے لئے خاص نصاب مقرر ہوتا ہے۔ اس سال جو کتاب ان کے کورس میں رکھی گئی۔ اس میں مختلف مذاہب کے متعلق اسباق تھے۔

۴۴ نوٹ :- بائیبل کو مکمل مجموعہ صحائف انبیاء قرار دینے والے بتائیں کہ حنوک کا صحیفہ کہاں ہے۔ جسکا حوالہ یہودا نے دیا۔ یا تسلیم کرو کہ بائیبل مکمل نہیں بلکہ بہت سی کتابیں نیست و نابود ہو گئیں

ایک سبق اسلام کے متعلق تھا۔ میں ایک میٹنگ میں شامل ہؤا۔ اس میں ایک عورت ان مدارس میں سے ایک مدرسہ کی پریذیڈنٹ تھی۔ اس نے اس سوسائٹی کے سیکرٹری سے ذکر کیا کہ اسلام کے متعلق ہم کسی مسلمان سے باتیں سننا چاہتے ہیں۔ سیکرٹری نے اُسے میرا نام بتایا۔ میں نے اس کی دعوت کو منظور کر لیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس نے دوسروں سے ذکر کیا۔ تو ان کی طرف سے بھی دعوتیں آنی شروع ہو گئیں۔ چنانچہ بیس سکولوں کی طرف سے دعوتیں موصول ہوئیں۔ سولہ سترہ مدارس میں اسوقت تک لیکچر دئیے جا چکے ہیں۔ کچھ مئی و جون میں ہوں گے۔ ہر لیکچر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور جماعت احمدیہ کے متعلق ذکر کیا گیا۔

۵ فروری کو پاکستن اکاڈیمی آڈلٹ سکول میں اور ۸ فروری کو بلومبری آڈلٹ سکول میں ۱۲ فروری کو کنگسٹن آڈلٹ سکول میں اور ۱۴ فروری کو کنگسٹن ووڈس آڈلٹ سکول میں۔ اور ۱۵ فروری کو سٹریتھم آڈلٹ سکول میں۔ اور ۱۶ فروری کو ولسڈن آڈلٹ سکول میں۔ اور ۱۷ فروری کو گرین فورڈ آڈلٹ سکول میں۔ اور ۲۲ فروری کو کرائڈن آڈلٹ سکول میں۔ اور ۲۳ فروری کو پوکنڈر آڈلٹ سکول اور ہنبل آڈلٹ سکول میں اسلام کے متعلق خاکسار نے۔ اور ۱۲ فروری کو یوٹیل آڈلٹ سکول میں۔ اور ۱۷ فروری کو ونڈ زورتھ آڈلٹ سکول میں سید میر عبدالسلام صاحب نے۔ اور ۱۲ فروری کو سینٹ ایانس آڈلٹ سکول میں۔ اور ۱۵ فروری کو لنڈن فیلڈ آڈلٹ سکول میں ڈاکٹر سلیمان صاحب نے لیکچر دئیے۔ ہر جگہ لیکچر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا جاتا۔ اور حاضرین مختلف سوالات کرتے۔ میرے ساتھ اکثر مقامات میں مسٹر بلال نٹل بھی گئے۔ جو بعض سوالات کا جواب بھی دیتے۔ ان کے کورس میں اسلام کے متعلق جو سبق درج تھا۔ اس میں اسلام کے متعلق بعض غلط بیانیاں تھیں وہ بھی میں نے ان پر واضح کیں۔ مثلاً اسمیں لکھا تھا کہ مسلمان خدا کے لئے (محبت) کے لفظ کو استعمال کرنا تقریباً کفر خیال کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ قرآن مجید کی کئی آیتوں میں یہ لفظ خدا کے حق میں استعمال ہؤا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اے رسول تو کہہ دے کہ اگر تم خدا کے سچے عاشق اور محب ہو تو تم میری پیروی کرو۔ خدا تم سے محبت کرے گا۔ اسی طرح فرمایا کہ مرتدین کے بدلے خدا تعالےٰ ایسی قوم لائیگا جو خدا سے محبت رکھیں گے۔ اور وہ ان سے محبت کرے گا۔ اسی طرح دوسری غلطیوں کو واضح کیا۔ ایک سکول میں وہ عورت بھی حاضر تھی۔ جس نے وہ سبق لکھا تھا چنانچہ پریذیڈنٹ نے کہا۔ کہ آج کے لیکچر کا ایک فائدہ تو یہ بھی ہؤا ہے۔ کہ سبق لکھنے والی کو بھی اپنی غلطیوں کا علم ہو گیا ہے۔

ایک سکول میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایک شخص نے کہا۔ کہ مسیح نے تو تمام دنیا کا بادشاہ ہونا تھا۔ میں نے کہا یہود بھی یہی خیال کرتے تھے۔ مگر مسیح فقیرانہ حالت میں آئے اور انہوں نے کہا کہ میری بادشاہت روحانی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو تمام دنیا کے لئے روحانی بادشاہ بنا کر بھیجا ہے۔ اس نے کہا میں یہ بات تو نہیں مان سکتا۔ میں نے کہا یہود نے بھی اسی طرح پہلے مسیح کو جس کے ماننے کے تم مدعی ہو نہیں مانا تھا۔ بہر حال یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ آنیوالا مسیح آ چکا ہے۔ اب کوئی اور نیا مسیح نہیں آئیگا۔

ایک اور سکول میں ایک شخص نے کہا۔ کیا اچھا ہو۔ کہ مسلمان اور عیسائی ایک ہو جائیں۔ میں نے کہا یہ تو آپ لوگوں پر موقوف ہے۔ ہم مسلمان تو تمام انبیاء کو مانتے ہیں۔ حضرت عیسےٰ کو بھی خدا کا راستباز نبی مانتے ہیں۔ لیکن آپ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی نہیں مانتے۔ اگر آپ ایک قدم ہماری طرف بڑھائیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نبی مان لیں۔ تو پھر ہم ایک ہو جاتے ہیں۔

ایک اور سکول میں ایک شخص نے کہا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے نبی بھی ہوں۔ تو بھی مسیح ان سے بہر حال بڑھ کر تھے۔ وہ خدا ہو کر دنیا کے لئے کامل نمونہ تھے۔ میں نے کہا اگر وہ خدا تھے تو وہ انسانوں کے لئے نمونہ نہیں ہو سکتے کیونکہ انسان اور خدا کی طاقتوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ وہ محض بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے آئے۔ دنیا کے لئے کامل نمونہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ مسیح بادشاہ نہ تھے۔ وہ بادشاہوں کے لئے نمونہ نہیں ہو سکتے نہ وہ سپاہی۔ نہ فوجوں کے جرنیل ہوئے نہ قاضی اور جج بنے۔ نہ ہی وہ شادی شدہ تھے۔ نہ وہ کسی کے باپ ہوئے۔ پس ایسے تمام لوگوں کے لئے وہ کامل نہیں ہو سکتے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یتیم بھی ہوئے۔ فقیر بھی رہے۔ بادشاہ بھی ہوئے۔ سپاہی۔ جرنیل۔ اور باپ بھی ہوئے۔ ایک مدت تک آپ نے ایک ہی بیوی رکھی۔ پھر زیادہ بیویاں بھی کیں۔ قاضی اور جج بھی بنے۔ پس آپ ہی ایک ایسے نبی تھے جنہوں نے تمام دنیا کے لئے ایک کامل نمونہ چھوڑا۔

پس یہ اللہ تعالےٰ کا محض فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں یہ نادر موقع عطا فرما کر سینکڑوں انگریزوں کو اسلام کے متعلق صحیح معلومات بہم پہنچانے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مژدہ سنانے کی توفیق عطا فرمائی۔

کتابوں کے سیٹ

۱۹۳۷ء میں میری تحریک پر بہت سے احباب نے تبلیغی کتب کے سیٹ ارسال کئے تھے کچھ تو گذشتہ سال لوگوں کو دئیے گئے۔ جو باقی تھے وہ اب ہر مدرسہ کی لائبریری کے لئے بطور ہدیہ دئیے گئے ہیں۔ جو انشاءاللہ تعالےٰ مستقل تبلیغ کا کام دیں گے۔ اور ان دوستوں کے لئے جنہوں نے وہ سیٹ بھیجے تھے دائمی ثواب کا موجب ہوں گے۔ چونکہ ان سکولوں میں اکثر ملازم پیشہ مرد اور عورتیں ہیں۔ اور ان کے دلوں میں مذاہب کے متعلق واقفیت حاصل کرنیکی قدرے خواہش بھی ہے۔ اس وقت درحقیقت وہ کسی خاص مذہب کی طرف اپنے آپ کو منسوب نہیں کرتے۔ اس لئے امید ہے کہ وہ ان کتب کا ضرور مطالعہ کریں گے۔ اور ان سے مستفید ہوں گے۔ ان کتابوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ٹیچنگ آف اسلام۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم۔ حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تالیفات میں سے احمدیت تحفہ شہزادہ ویلز۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانحعمری ہیں۔ نیز قرآن مجید کا پہلا پارہ بھی دیا گیا ہے

علاوہ ازیں قبر مسیح والا پانچہزار اشتہار بھی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کا ذکر ہے۔ لندن اور اس کے نواحی میں تقسیم کیا جا چکا ہے۔

نومسلمین

ایام زیر رپورٹ میں تین اشخاص بیعت فارم پر کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ایک مسٹر ٹامس بانڈ ہیں جو برائٹن میں رہتے ہیں۔ دوسرے مس ڈکنسن جو ونگٹن میں رہتی ہیں۔ اور مسٹر براؤن نے جو کرائڈن میں رہتے ہیں اللہ تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرمائے آمین

آخر میں تمام احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صحیح راستہ پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور سلسلہ کا سچا خادم بنائے اور ہمیں توفیق بخشے۔ کہ ہم لنڈن کے ہر محلہ اور ہر مکان میں خدا تعالےٰ کے سچے مسیح کی آواز پہونچا سکیں۔ ہمارا فرض صرف پہونچانا ہے۔ خواہ لوگ مانیں یا نہ مانیں۔ اگرچہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ پیشگوئیوں کے مطابق بہت سے لوگ اسلام کو قبول کریں گے۔ لیکن یہ امر کہ کب وقوع پذیر ہوگا۔ اور کیونکر ہوگا۔ اس کا علم اللہ تعالےٰ کو ہے۔ جب ہم اپنا فرض تبلیغ کا ادا کر دیں گے تب خدا تعالےٰ کا غیبی ہاتھ اپنی قدرت کا کرشمہ دکھائے گا۔ اور اپنے وعدوں کے مطابق مغرب میں ایک ایسا انقلاب پیدا کرے گا۔ جو اس وقت بظاہر ناممکن نظر آتا ہے۔ الم تعلم ان اللہ علےٰ کل شیئٍ قدیر و فعال لما یرید

خاکسار۔ جلال الدین شمس

از لنڈن

البانیا کی چھوٹی سی مسلمان حکومت پر اٹلی کا حملہ

لنڈن کی ۷ اپریل کی اطلاع ہے۔ کہ آج صبح اطالوی فوجوں نے البانیہ کے چار مقامات پر اچانک حملہ کر دیا ساحل البانیا پر اطالوی افواج کو اتارنے کے لئے ساحل پر گولے برسائے گئے۔ تاکہ اہل البانیا کی طرف سے خاطر خواہ مدافعت نہ ہو سکے ساتھ ہی طیاروں نے اشتہار پھینکے جن میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ البانیہ کے باشندے مقابلہ کی کوشش نہ کریں۔ اور چپ چاپ شہنشاہ اطالیہ کی اطاعت قبول کر لیں ورنہ ان کے خلاف شدید فوجی کارروائی کی جائے گی۔ قریباً ۳۶ ہزار اطالوی فوج البانیہ میں پہنچ گئی ہے۔ البانیہ کے پاس صرف ۱۲ ہزار تیار فوج ہے

اطالوی خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ جب اطالوی نمائندوں اور شاہ زوغو کے درمیان گفتگوئے مصالحت ہو رہی تھی عوام نے اس قسم کے مظاہرے کئے جن سے اطالوی باشندوں کے جان و مال کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ دوسری طرف اطالیہ کے وزیر خارجہ نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ اطالوی فوج نے حریت پسند البانیوں کی درخواست پر یہ اقدام کیا ہے کیونکہ البانیہ کی موجودہ حکومت حد سے سوا یاس انگیز اور تشدد آمیز بن چکی تھی۔

اطالوی فوجیں ۸ اپریل کو ۸½ بجے صبح البانیہ کے دارالسلطنت تیرانا میں داخل ہو گئیں۔ اطالوی فوجوں کی آمد سے پہلے شاہ زوغو اور ان کی گورنمنٹ کے سرکردہ آفیسر کسی نامعلوم مقام کی طرف روانہ ہو چکے تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ وہ یلبانسی چلے گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اطالوی فوجوں کے داخل ہونے سے پہلے رات کے وقت بعض مقامی لوگ لوٹ مار کرتے رہے۔ انہوں نے شاہی محلات اور شاہ زوغو کی بہنوں کی آرامگاہوں کو بھی نہ چھوڑا۔ ساری رات ان لوگوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے البانیہ کے پایہ تخت میں ابتری رہی۔ ایک موقعہ پر اطالوی سفارتخانہ پر بھی حملہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے لیکن اطالوی فوجوں کی آمد کی خبر نے انہیں بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ بعد میں مقامی پولیس نے اطالوی سفارت خانہ کی فوج اور اطالوی والنٹیروں کی مدد سے شہر میں امن قائم کیا اطالوی فوجیں یو دورازا سے روانہ ہو کر یہاں پہنچی ہیں۔ ایک مقام پر البانیہ کی فوجوں نے اطالوی فوجوں کا مقابلہ کیا لیکن پسپا ہو کر ہٹ گئیں۔

اطالوی فوج کے تین ڈویژن جو تقریباً ۳۵ ہزار سپاہیوں پر مشتمل ہیں البانیہ کے حملے میں حصہ لے رہے ہیں اس کے مقابلہ پر البانیہ کی فوج صرف ۱۲ ہزار ہے البانیہ کے سفیر متعینہ روم نے ایک کمیونک شائع کیا ہے جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ اطالوی فوجوں نے سینٹی کام۔ رانٹی۔ ویلونام ڈراٹزر اور گوگرنی وغیرہ شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ کنگ زوغو کی طرف سے ایک ڈپوٹیشن نے جنرل گذینی سے ملاقات کی اور کنگ زوغو کی طرف سے نئی شرائط صلح پیش کیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ملکہ البانیہ شاہ زوغو کی دو بہنوں کے ساتھ یونان کے شہر سلونیکیا کے شہر میں پہنچ گئی ہیں۔ برلن کا ایک تار مظہر ہے کہ اطالوی فوجوں کو کوچ کا حکم دینے سے پہلے مسولینی نے ہر ہٹلر سے ٹیلیفون پر طویل گفتگو کی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر نے البانیہ پر اطالوی حملہ کی پورے طور پر تائید کی۔ لنڈن میں متعینہ البانیہ کے سفیر نے اعلان کیا ہے کہ ۷ اپریل کی رات کو ۱۰ بجے البانیہ کی فوجوں نے کئی گھنٹوں کی لڑائی کے بعد اطالوی حملہ آوروں کے سامنے ہتھیار ڈال دئے۔ البانیہ کی فوج اور شہری قدم قدم پر اطالوی فوجوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

آج لنڈن کے اطالوی سفیر نے ایک کمیونک شائع کیا ہے کہ اطالوی فوجیں مزاحمت کے بغیر البانیہ میں داخل ہو رہی ہیں بعض مقامات پر بے قاعدہ فوجوں نے مزاحمت کی۔ اطالوی ہوائی جہازوں سے ہزاروں کی تعداد میں البانیہ کے شہروں پر پمفلٹ پھینکے جا رہے ہیں۔ جن میں اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ گذشتہ چند روز کے واقعات کے نتیجہ کے طور پر جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اس کے ختم ہو جانے پر جونہی امن قائم ہو جائے گا۔ اطالوی فوجیں واپس چلی جائیں گی۔ البانیہ پر حملہ کرنے کا مقصد یہ نہیں۔ کہ اٹلی البانیہ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے یا شاہ زوغو کو تخت و تاج سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ علاوہ ازیں اٹلی نے اس بات کی تردید کر دی ہے کہ اطالوی جہازوں نے البانیہ کے شہروں پر بم پھینکے گئے۔ حکومت برطانیہ کا رویہ اس بارے میں یہ ہے کہ جب تک حالات روشن شکل میں سامنے نہ آ جائیں اس وقت تک قطعی رائے قائم نہیں کی جا سکتی۔ البانیہ کے ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ البانیہ کے ساحل پر ۱۷۰ اطالوی جنگی جہاز گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ اور درازو پر چار بار بم باری ہو چکی ہے۔

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم نمبر ۱

قواعد ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ نیک سنگھ ولد نتھا سنگھ ذات کمبوہ سکنہ چک ۷۹ تحصیل و ضلع شیخوپورہ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شیخوپورہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۲۲/۵/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجابت مذکور ہر سائل کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۴/۳/۳۹

(دستخط) جناب چوہدری مہر چند صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع شیخوپورہ (مہر بورڈ)

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۲/۲ و (۱) دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲، ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ ہاشم ولد بہندشاہ ذات فقیر سکنہ دیر دالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی میلا رام وغیرہ ولد کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے لہذا جملہ قرضخواہان کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ کہ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تا نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر اندر جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۲/۵/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بمقام ڈسکہ بوقت دس بجے قبل دوپہر تاریخ ۲۲/۵/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئیے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ ہذا کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۲/۵/۳۹ کی جائیگی۔ جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئیے۔ مورخہ ۴/۴ اپریل ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (مہر بورڈ کی مہر)

اعلانات نکاح

(۱) خاکسار کے فرزند ملک عبدالحمید کا نکاح صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب ساکن قادیان کی لڑکی سعادت بیگم کے ساتھ ایکہزار روپیہ مہر پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ فریقین کیلئے برکات کا موجب بنائے۔ خاکسار مہرالدین ساکن لالہ موسیٰ (۲) مسماۃ ظفر سعادت بنت محمد حنیف خانصاحب امرتسر کا نکاح عبدالمجید خانصاحب بھٹی ولد ڈاکٹر عطا محمد صاحب کیساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ فریقین کیلئے بابرکت کرے۔ سید غلام غوث قادیان

قرآن مجید مترجم معہ مکمل تفسیری نوٹ جس کی احباب کو بیحد ضرورت تھی چھپ گیا ہے

جسکا اردو ترجمہ تحت اللفظ ہے۔ اور بطرز تیسیرنا القرآن ہے اور حاشیہ پر مکمل تفسیری نوٹ ہیں منظور کردہ نظارت تالیف تصنیف قادیان ہے۔ کاغذ رامپوری مجلد اوپر سنہری ٹھپہ۔ قیمت دو روپے۔ کاغذ سرخ یا زرد مجلد اوپر سنہری ٹھپہ قیمت ؎ بڑھیا اور اعلیٰ کاغذ جلد مراکو اوپر سنہری ٹھپہ۔ تین روپے۔ اور خالص چمڑے کی جلد اوپر سنہری ٹھپہ تین روپے آٹھ آنہ نوٹ تین روپیہ اور ساڑھے تین روپے والے قرآن مجید پر ۱ر فی روپیہ کمیشن۔ سیرۃ المہدی از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے قیمت ؎ فتاویٰ حضرت مسیح موعود قیمت ؎ سیرت النبی مجلد قیمت اصلی ؎ تینوں کتابوں کے اکٹھے خریدار سے بجائے للعہ صرف ؎ یعنی آدھی قیمت لی جائے گی۔ انقلاب حقیقی از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؎ مترجم و تفسیری پارہ صحیح بخاری ؎ و ؎ فی پارہ ۱۲ر و ۱۴ر شمائل شریف معرّے مجلد سنہری ٹھپہ ؎ سنہری ٹھپہ سنہری کناروں والی ۱۴ر شمائل شریف مترجم ترجمہ مولوی محمد سرور شاہ صاحب قیمت اصلی للعہ لیکن مبلغ ؎ کی آرڈر لینے والے کو مبلغ ؎ میں دی جائے گی۔ احمدیہ پاکٹ بک نیا ایڈیشن ؎ انگلش لیکچر از قمر برادرز شملہ ؎ رعایتی ؎ سلسلہ کتب اسلام کی ہر پانچ حصہ جن کو نظارت تالیف و تصنیف نے منظور فرمایا ہے قیمت مجلد ؎ محمد عنایت اللہ تاجر کتب بازار ریتی چھلہ قادیان

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳ (۱) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منگہ دھرم سنگھ ولد وساوا سنگھ ذات جٹ سکنہ داں تحصیل ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی ایشر داس وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہان کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ کہ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۶/۲۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۶/۲۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کریگا۔ جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات مشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو (۳) اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۶/۲۹ کی جائیگی جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

مورخہ ۶ ماہ اپریل ۱۹۳۹ء (دستخط) جناب سردار شیو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

چنگ کنگ ۸ر اپریل۔ چینی ذرائع سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ۵ر اپریل کو چینی فوجوں نے کینٹن پر قبضہ کرنے کے لئے شمال اور مغرب کی طرف جو جارحانہ اقدام شروع کیا تھا اس کے نتیجہ کے طور پر چینی افواج پیش قدمی کر رہی ہیں اور کینٹن سے صرف گیارہ میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔

الہ آباد ۸ر اپریل۔ قائم مقام جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۲۷ر اپریل کو اور آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس ۲۸ر اپریل کو منعقد ہوگا۔ ہر دو اجلاسوں کے لئے کلکتہ مقام تجویز کیا گیا ہے۔

رنگون ۸ر اپریل۔ کل کیمن ڈین میں ہولناک آتشزدگی کی واردات ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آگ ایک چھوٹے سے مکان سے شروع ہوئی۔ لیکن ہوا کے زور سے کئی سو گز کے گھیرے میں تمام مکانات جن کی تعداد اڑھائی تین سو تک بتائی جاتی ہے۔ جل گئے اور ۲ ہزار اشخاص بے خانماں ہوگئے۔

لکھنؤ ۸ر اپریل۔ یو۔ پی پراونشل کانگرس کمیٹی کی کونسل نے اس مطلب کی قرارداد پاس کی ہے۔ کہ برطانوی حکومت موجودہ آئین میں ترمیم کر کے جنگ کی صورت میں صوبائی حکومتوں کے محدود اختیارات کو اور بھی زیادہ محدود کرنے کی جو کوشش کر رہی ہے۔ اس کے پیش نظر یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس قسم کی پابندیوں کو تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ اور مرکزی حکومت کی طرف سے صوبائی حکومتوں کے اختیارات سلب کرنے کی جو کوششیں کی جائیں گی۔ ان کا مقابلہ کیا جائے گا۔ کونسل کو یہ یقین ہے کہ صوبائی حکومت اس اعلان کے مطابق عمل کرے گی۔ اور جنگ کی صورت میں کانگرس کی پالیسی پر کاربند رہے گی۔

جھریا ۸ر اپریل۔ صدر کانگرس نے بنگال کے کانگرسیوں کے لئے اعلان جاری کیا ہے کہ کانگرسی سرکاری افسروں سے جن میں وزراء بھی شامل ہیں ایڈریس نہیں کر سکتے

دہلی ۸ر اپریل۔ ڈاکٹر رابندرا ناتھ ٹیگور نے گاندھی جی کو ایک مکتوب ارسال کیا ہے جس کی بنا پر یقین کیا جاتا ہے۔ کہ ورکنگ کمیٹی کی تشکیل کے متعلق صورت حالات سے متاثر ہو کر گاندھی جی اس بات کو ضروری خیال نہیں کریں گے کہ سبھاش بابو مستعفی ہو جائیں۔

برلن ۷ر اپریل۔ ایک اخباری بیان ہے کہ جرمنی نے پولینڈ کو اس گارنٹی کی پیشکش کی ہے کہ وہ پانچ برس تک اس کی کامل آزادی اور سرحد کے تحفظ کا یقین دلاتا ہے۔ لیکن اس کے لئے جرمنی نے اس علاقے کو جس میں صرف جرمن آباد ہیں طلب کیا ہے یا سلسلہ مشرق میں بڑھنے کے لئے راستہ کا مطالبہ کیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ یہ علاقہ ڈانزگ کا ہے

برلن ۸ر اپریل۔ برگوس سے آمدہ ایک پیغام مظہر ہے کہ جنرل فرانکو کی گورنمنٹ نے سرکاری طور پر اعلان کر دیا ہے۔ کہ جنرل فرانکو نے اینٹی کمیونسٹ پیکٹ پر دستخط کر دیئے ہیں۔

لاہور ۸ر اپریل۔ انارکلی پولیس نے دیوان پرنٹنگ پریس لاہور پر چھاپہ مارا اور غلام محمد لاہوری مقیم نیلا گنبد کی کتاب جس کا عنوان "کی حقیقت" ہے کی کچھ کاپیوں پر قبضہ کر لیا۔ اور پریس کیپر پر ایک نوٹس کی تعمیل کرائی کہ پریس کی ۵۰۰ کی ضمانت حکومت پنجاب نے ضبط کر لی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نئی ضمانت بھی طلب کی گئی ہے۔ کتاب مذکور میں غلام محمد مذکور نے جماعت احمدیہ کی سخت دلآزاری کی ہے۔

دہلی ۷ر اپریل۔ ریاست حیدر آباد میں ستیہ گرہ کے سلسلہ میں جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ تین ماہ میں چار ہزار سے زیادہ آریہ نظام گورنمنٹ کے جیلوں میں بھیجے گئے ہیں۔

نئی دہلی ۸ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی سے حکام نے وعدہ کیا ہے کہ گورنمنٹ ہند پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ اصلاحات کے متعلق ٹھاکر صاحب راجکوٹ کے وعدوں کی تکمیل میں سدراہ نہ ہوگا۔ اور جہاں تک ممکن ہوگا ریفارمز کمیٹی کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے بھی ایجی ٹیشن شروع کر دی ہے۔ کہ انہیں ریفارمز کمیٹی میں نمائندگی دی جائے۔

لکھنؤ ۸ر اپریل۔ تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں کل ۵۹۶ شیعوں کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ آج مزید ۱۴۷ شیعوں کی گرفتاری عمل میں لائی گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ شیعوں نے ایجی ٹیشن کو زیادہ تیز کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ باہر سے شیعے بھاری تعداد میں آ رہے ہیں۔

چارسدہ ۷ر اپریل۔ دریائے آبازئی اور نلا ندی میں زبردست طغیانی آئی ہوئی ہے۔ پانی ۱۹۳۰ء کی طغیانی سے دو فٹ اس دفعہ کم ہے۔ سینکڑوں کی تعداد میں جھونپڑیاں اور مویشی بہہ گئے ہیں۔ تمباکو اور گندم کی فصل بالکل بہہ گئی ہے

بخارسٹ ۸ر اپریل۔ رومانیہ کا وزیر خارجہ عازم استنبول ہو گیا ہے اس کے اس سفر کا مقصد حکومت ترکیہ سے یہ درخواست کرنا ہے کہ جنگ چھڑ جانے کی صورت میں غیر ملکی جنگی جہازوں کو دردانیال سے گذر کر بحیرہ اسود میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے تاکہ وہ رومانیہ کی حفاظت سے عہدہ برآ ہو سکیں

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی